اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
لاہور
یوم سہ شنبہ
۲۲ شعبان ۱۳۶۸ھ
فی پرچہ ۲ر
جلد ۳ | ۲۱ احسان ۱۳۲۸ ہش - ۲۱ جون ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۴۱

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں۔
ناصر آباد سٹیٹ ۱۵ جون ۱۹۴۹ء۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق طبی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

آج حضور نے دس بجے صبح ایک میٹنگ بلائی۔ جس میں مکرم مولوی عبد الباقی صاحب سپیشل ایجنٹ شیخ نور الحق صاحب سپرنٹنڈنٹ ایم ایم سنڈیکیٹ چوہدری عبد العزیز صاحب اصغر نائب سپرنٹنڈنٹ اور چوہدری محمد عاشق صاحب جھنگ سیرو انزر شریک ہوئے۔ مکرم مولوی عبد الباقی صاحب نے بنولہ۔ روئی۔ گندم اور خرید کپاس کے پچھلے تین سالہ حسابات پیش کئے۔ یہ میٹنگ ۱/۲ ۲ بجے بعد دوپہر تک جاری رہی۔ اور ظہر کی نماز کے بعد دوبارہ منعقد ہوئی۔ اور پونے چھ بجے شام تک جاری رہی۔
شام کے قریب حضور ایک گارڈن پارٹی میں جو باغ ناصر آباد سٹیٹ میں دی گئی تھی شرکت فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔

ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے عوام کو موت کے چنگل سے بچانے کے لئے پاکستان کی طرف سے مفت اناج کی پیشکش

بہتری کی امید کے ساتھ ساتھ بُری سے بُری صورتِ حالات کا مقابلہ کرنیکا عزم

راولپنڈی۔ ۲۰ جون۔ حکومت پاکستان نے کشمیر کمیشن کو ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے عوام کے لئے اناج کے قحط کی وجہ سے فاقوں سے بچانے کے لئے مفت اناج مہیا کرنے کی پیشکش کی ہے۔ اس امر کا انکشاف آج تراڑکھل میں آزاد کشمیر کے دستوں کے ایک بہت بڑے اجتماع میں پاکستان کے وزیر اعظم ڈاکٹر لیاقت علی خان نے کیا۔ وزیر اعظم نے کہا ہم نے یہ پیشکش صرف انسانی ہمدردی کے جذبہ کی بناء پر کی ہے۔ تاکہ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے لوگوں کو موت کے چنگل سے بچایا جا سکے۔ آپ نے کہا مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں لوگ فاقوں مر رہے ہیں۔ اور بعض کو اہل و عیال ختم کر دینے کے بعد خودکشی تک کرنی پڑی ہے۔ آپ نے کہا یہ پیشکش پاکستان ریڈ کراس کے واسطے سے کی گئی ہے۔ لیکن اگر اب بھی ہندوستان اس میں کوئی خدشہ محسوس کرے تو پاکستان یہ اناج بین الاقوامی ریڈ کراس سوسائٹی کے سپرد کرنے کو تیار ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ کشمیر کمیشن اس علاقے کے لاکھوں مرنے والوں کو بچانے کے لئے انہیں اناج مہیا کرنیکا انتظام ضرور کریگا۔ آپ نے کہا پاکستان کے لوگ کشمیر کا نہایت ہی پُر امن طریق سے حل چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ہر صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ انہیں حضرت قائد اعظم کا یہ ارشاد یاد ہے کہ بہتری کی امید رکھو لیکن بُری سے بُری صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی تیار رہو۔ آپ نے فرمایا پاکستان نے مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں کمیشن سے جتنے بھی وعدے کئے انہیں حتی المقدور پورا کیا۔ حتیٰ کہ قبائلی لوگوں کو بھی نکال دیا۔ اور مجھے امید ہے کہ ہندوستان بھی ان وعدوں کو جن کی ذمہ داری اس نے اپنے سر پر لی ہے دیانتداری سے پورا کرنے کی کوشش کرے گا۔ آپ نے آزاد کشمیر فوجوں کے ناقابل فراموش جنگی کارناموں کا فخر و مباہات کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے کہا۔ تاریخ جنگ آزادی میں آپ کے شاندار جنگی کارناموں کو تا قیامت یاد رکھے گی۔
آپ نے کہا اب وقت صورت حالات مختلف ہے اگر آج پاکستان اپنے ارادے میں شکست کھا جائے تو مجھے ڈر ہے کہ مشرقی پنجاب کے واقعات پھر ہر جگہ دہرائے جائیں گے۔ آپ نے کہا مسئلہ کشمیر کا تعلق عالمگیر امن کے ساتھ ہے۔ اس کے بگڑتے ہی بین الاقوامی امن خطرے میں پڑ جائیگا اس لئے امن پسند قوموں کا فرض ہے۔ کہ وہ کشمیری عوام کو اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کے لئے موقعہ دلانے میں ان کی ہر ممکن مدد کریں۔ آپ نے کہا ہم نے جو کچھ کیا وہ ہمارا فرض تھا۔ اور ہم اسے تادم آخر کرتے چلے جائیں گے۔ اور پاکستان مسئلہ کشمیر کے کسی ایسے حل کو قبول نہیں کرے گا۔ جس سے پاکستان اور کشمیری عوام کی قومی امنگوں کو صدمہ ہو پہنچے

مسلم لیگ میں شمولیت

کوئٹہ ۲۰ جون۔ بلوچستان کے بڑے لیڈر سردار محمد اکبر خان اپنے ۱۵ ہزار لوگوں سمیت مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ آج کوئٹہ میں بیان دیتے ہوئے آپ نے پاکستان سے دلی ارادت اور وابستگی کے علاوہ بلوچستان مشاورتی کونسل کے ساتھ مکمل تعاون کا یقین دلا دیا۔

چندر نگر ہندوستان میں شامل ہوگا

چندر نگر ۲۰ جون۔ چندر نگر کے ہندوستان یا فرانس میں شامل ہونے کے متعلق بین الاقوامی مبصروں کی نگرانی میں جو استصواب رائے عامہ کیا گیا۔ اس کے متعلق ایک اطلاع مظہر ہے کہ چندر نگر کے عوام نے ۵۷ فیصد ووٹوں کی اکثریت سے ہندوستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے۔ فرانس کے حق میں ۱۱۴ ووٹ اور ہندوستان کے حق میں ۷۴۶۳ ووٹ دیئے۔

گندم کی بڑھتی ہوئی پیداوار

کراچی ۲۰ جون۔ سال رواں میں سال گذشتہ کے مقابلے میں گندم کی فصل بہت زیادہ کاشت ہوئی۔ گذشتہ سال کل ۹۵ لاکھ ۶۲ ہزار ایکڑ رقبہ کاشت کیا گیا تھا۔ لیکن اس سال ایک کروڑ ۲ لاکھ ۹۶ ہزار ایکڑ رقبہ کاشت کیا گیا۔

امریکہ میں پاکستانی طلباء

کراچی ۲۰ جون۔ امریکہ میں پاکستانی طلباء کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اس سال امریکہ میں تعلیم پانے والے پاکستانی طلباء کی تعداد ۹۸ تک پہنچ گئی ہے۔ جن میں سے ۸ عورتیں ہیں۔

کشمیر

سرینگر ۲۰ جون۔ آج سرینگر میں دونوں حکومتوں کے جوابات کی روشنی میں مسٹر لوزانو جو ہندوستان سے مزید توضیحات لائے تھے۔ ان پر غور کیا گیا۔ امید کی جاتی ہے کہ کمیشن عنقریب اپنے دو نمائندے کراچی مزید بات چیت کے لئے بھیجے گا۔ اور پھر دونوں حکومتوں سے نئی بات چیت کے متعلق نیا اقدام اگلے ہفتے اٹھائے گی۔ کمیشن نے آج اس امر کی وضاحت کر دی کہ وہ فی الحال اس معاملے کو سلامتی کونسل کے روبرو پیش کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔

بین المملکتی کانفرنس

کراچی ۲۰ جون۔ کراچی میں تجارتی اشیاء پر بات چیت کرنے والی جو کل بین المملکتی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ پاکستان سے اس میں شامل ہونے والے وفد کی راہنمائی پاکستان کے جنرل سیکرٹری محمد علی کریں گے ہندوستانی وفد کی راہنمائی ہندوستان کے تجارت کے سیکرٹری مسٹر ڈیسائی کریں گے۔ اس کے علاوہ ۲۵-۲۶ ماہ رواں کو مہاجرین کی جائدادوں کے متعلق جو بین المملکتی کانفرنس ہونے والی ہے۔ اس میں پاکستانی وفد کی صدارت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کریں گے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے دی پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۲۱ جون ۱۹۴۹ء

خطرۂ عظیم

میاں محمد شفیع صاحب نے "پاک پنجاب کو کیسے بچایا جاسکتا ہے" کے ہمدردانہ عنوان کے تحت ہفت روزہ آفاق میں ایک دردانگیز چھوٹا سا مقالہ شائع فرمایا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"آپ چاہے مانیں یا نہ مانیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بحیثیت ایک آزاد قوم کے غدر (جنگ آزادی کے پہلے معرکہ) کے بعد آج سے بڑا خطرہ درپیش نہیں ہوا۔ سنیئے ۱۸۵۷ء میں برصغیر ہند میں مسلمانوں کی سیاسی کارفرمائی کا چراغ گل ہوا۔ تو کچھ عرصہ تک مسلمانوں کی حالت ایسے لٹے بنجارے کی تھی جس کی خوشحالی اور فارغ البالی ڈاکوؤں کی دست برد سے چشم زدن میں ذلت۔ نکبت اور بربادی میں بدل جائے اور وہ بھونچکا سا ہو کر یہ بھی نہ سوچ سکے کہ کیا ہوا ہے۔"

برصغیر ہند میں مسلمانوں کی عظیم سیاسی شکست کے فوری بعد جو مسلمانوں پر گذری اسکو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ دنیا میں انقلابات ہوتے ہی چلے آئے ہیں۔ قومیں قوموں پر یورشیں کرتی ہی چلی آئی ہیں۔ حکمرانیاں چھنتی رہی ہیں۔ لیکن تمام اسلامی تاریخ میں اپنی خطرناکی اور تباہ کن نتائج کے لحاظ سے شاید ایک بھی ایسا واقعہ نہیں ہے جیسا کہ واقعہ کہ ایک ملک میں حکومت کی تبدیلی سے نہ صرف اس ملک کے مسلمان بلکہ تمام دنیا کے مسلمان اتنی بلندی سے گر کر اتنی پستی میں آپڑے ہوں۔ جب بغداد کی گلیوں میں ترکوں کی خون آشام تلواروں سے مسلمانوں کا خون نالیوں میں بہ گیا تھا واقعی ایک نہایت دردانگیز سانحہ ہوا تھا۔ جب مسلمانوں کو سپین میں قتل عام کے ذریعہ مٹا دیا گیا تھا۔ تو وہ بھی ایک نہایت الم انگیز واقعہ تھا۔ یہ دونوں انقلابات اسلامی تاریخ میں ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور جب تک ایک بھی مسلمان دنیا کے پردے پر موجود ہے۔ ان کی یاد ہمیشہ اس کو غمگین کرتی رہے گی۔ بے شک یہ دونوں واقعات اسلامی تاریخ میں ناسور بن کر رہ گئے ہیں۔ لیکن یہ صرف ناسور ہی ہیں۔ مسلمان ان کے باوجود بھی زندہ رہا۔ ان کے باوجود بھی وہ دنیا میں اپنا مقام قائم رکھ سکا۔ اگرچہ سپین کا ناسور پیش خیمہ تھا ایک ایسے مہلک وار کا جو اسلام کی رگ زندگی پر ہونے والا تھا۔

یہ مہلک وار برصغیر ہند میں ہوا۔ یہ وہی وار ہے جس کا ذکر میاں صاحب نے مختصر الفاظ میں کیا ہے۔ اگرچہ آغاز سپین ہی سے ہوا لیکن لادینی نے جو فیصلہ کن سیاسی شکست مسلمانوں کو دی۔ وہ برعظیم ہند میں دی۔ اس کے بعد نہ صرف برعظیم ہند میں ہی بلکہ تمام اسلامی دنیا میں وہ انحطاطی دور شروع ہوا۔ جس کی تکمیل کا نظارہ اس وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ جس کی انی ہم اپنی پسلیوں میں اس وقت محسوس کر رہے ہیں۔ شفیع صاحب نے بے شک اپنے بیان کو صرف برصغیر ہند کے پرالم انقلاب تک ہی محدود رکھا ہے۔ لیکن آپ کا دردانگیز پیرایہ کلام اس وسیع تر نحوست کی طرف بھی نادانستہ ہی سہی مگر کھلا اشارہ کر رہا ہے۔ جو ۱۸۵۷ء کے بعد تمام عالم اسلام پر ظلمت کے بادل بنکر چھاگئی۔ ۱۸۵۷ء تو صرف نشاندہی کے لئے ہم نے کہا ہے۔ ورنہ یہ دور بربادی تو دراصل اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کی وفات سے ہی شروع ہو چکا تھا۔

یہ وار صرف ایک قوم کا دوسری قوم پر وار نہیں تھا۔ بلکہ یہ وار ایک متضاد نظریہ تہذیب کا دوسرے نظریہ تہذیب پر تھا۔ زندگی کے ایک براعظم کا دوسرے براعظم پر۔ ایک جہان کا دوسرے جہان پر۔ اس گردباد نے ارض ہسپانیہ میں جنم لیا۔ اور بڑھتا بڑھتا ایک عظیم طوفان بن کر ہند میں نمودار ہوا۔ اور اس وقت سے بڑھتا اور پھیلتا ہی چلا جاتا ہے۔ اب یہ حالت ہے کہ اسلامی بیڑے کے تمام جہاز ڈگمگا رہے ہیں۔ پاکستان اس بیڑے کا ایک نیا جہاز ہے۔ جس کو بھی اب بقول شفیع صاحب وہی بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرہ لگ گیا ہے۔ جو بالخصوص مسلمانان ہند اور بالعموم تمام اسلامی دنیا کے ۱۸۵۷ء کے بعد لگا تھا۔ حالانکہ ملاحوں نے اس جہاز کو اس لئے بنایا تھا کہ شاید اپنے ساتھ یہ تمام اسلامی بیڑے کو بھی کنارہ عافیت پر لگا دے اس لئے واقعی بقول مقالہ نگار ۱۸۵۷ء کے بعد آج سے بڑا خطرہ درپیش نہیں ہوا ہے۔

ہم نے جو کچھ اوپر کہا ہے صرف اس خطرے کی وسعت دکھانے کے لئے کہا ہے۔ اور اگرچہ میاں صاحب کے الفاظ سے بھی مترشح ہوتی ہے لیکن بالکل واضح نہیں تھی۔ میاں صاحب فرماتے ہیں۔

"آج ہماری یہی حالت ہے اگر خدانخواستہ خاکم بدہن اندرونی خلفشار، فقدان اعتماد اور عام سراسیمگی اور پریشانی سے پاکستان کی آزادی چھن جائے تو پتہ ہے ہمارے سامنے راستہ کونسا ہے۔ غلامی؟ نہیں موت مکمل موت۔ استعارے والی موت نہیں بلکہ فزیکل جسمانی موت ہے۔"

آپ نے لفظ "ہمارا" کی تشریح نہیں کی۔ اور گو بظاہر اس کا اطلاق صرف پاکستانیوں پر کیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر تصور سے تھوڑا سا کام لیا جائے۔ تو اس لفظ میں تمام وہ کچھ آجاتا ہے جس کے لئے ایک مسلمان کو زندہ رہنا چاہیئے۔ ... اور ... کرہ ارضی کا تمام وہ حصہ جس پر ایک مسلمان بھی آزادی سے سانس لے رہا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ تیرہ چودہ سو سال کی وہ درخشندہ تاریخ جس نے نئی دنیا کی بنیاد ڈالی۔ وہ نظریہ حیات جو شیطان الرجیم سے بنی نوع انسان کو خلاصی دلانے کے لئے آسمان سے نازل ہوا ... اسلام جس کی بقا کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جنگ بدر میں اللہ تعالےٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگی تھی کہ اللہ تعالےٰ اگر آج مسلمانوں کو شکست ہوگئی۔ تو دنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا"۔ واقعی یہ بڑی دور کی بات ہے۔ لیکن غور کیا جائے۔ تو کتنی نزدیک ہے۔ بے شک پاکستان کیا بلکہ تمام اسلامی ممالک کا خدانخواستہ وہ حال ہو جائے۔ جس کی طرف میاں صاحب نے اشارہ کیا ہے اور ایک مسلمان۔ ہاں صرف ایک مسلمان باقی رہ جائے۔ تو اسلام پھر پھوٹیگا بڑھے گا اور پھیلے گا۔ مگر وہ ایک مسلمان؟

تمام دنیا میں اس وقت ساٹھ کروڑ کے لگ بھگ مسلمان پائے جاتے ہیں۔ صرف پاکستان میں آٹھ کروڑ مسلمان ہیں۔ میاں صاحب فرماتے ہیں:۔

"ایسے نازک مرحلوں پر قوموں کے زندہ دل و دماغ رکھنے والوں سے بیدار ہیں یا کو لستر کی کروٹوں سے ناآشنا ہو جایا کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایک ایسے باپ کی ہوتی ہے۔ جو اپنے سامنے اپنے مکان کو آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی لپیٹ میں دیکھتا ہے۔ اور جانتا ہے کہ آن کی آن میں نہ صرف مکان ہی سلگتی ہوئی راکھ کا ڈھیر بن جائے گا۔ بلکہ چوبارے میں اسکے سوتے ہوئے شیرخوار بچے کو بھی آگ پھونک ڈالیگی باپ ایک دفعہ دیوانہ وار بچے کو نکالنے کے لئے ضرور لپکے گا۔ خواہ اس کا اپنا جسم ہی جل کر راکھ سیاہ ہو جائے۔

آج ہمیں ضرورت ہے ایسے نوجوانوں کی دس بارہ۔ بیس نوجوانوں کی جو دیوار کی بنیاد میں گچ اور گارا بننے کو تیار ہوں۔ جذباتی اور خالص نوجوانہ ہوں بلکہ ایسے نوجوان جو آنکھیں کھول کر موت قبول ان کی تموتوا کی زندہ تفسیر بننے کو تیار ہوں"

سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے دس بارہ بیس بھی ایسے نوجوان نہیں نکل سکتے؟ جب بقول میاں صاحب یہ عالم ہو گیا ہو۔ کہ

"لیڈرشپ نے بددیانتیاں ... وغیرہ کے کئی باب لکھ ڈالے۔ افسروں کی خودغرضیوں ... نے زخمی دلوں پر نمک پاشی کی۔ رائے عامہ کے ترجمانوں روزانہ۔ ہفت روزہ۔ سہ روزہ اخباروں نے ایسی قلابازیاں کھائیں اور جذبہ داریاں دکھائیں کہ دنیا دنگ رہ گئی۔"

تو دس بارہ بیس کیا شاید ایک بھی نوجوان نہ ملے۔ جو بقول مقالہ نگار گچ اور گارا بننے کے لئے تیار ہو۔ حالانکہ سینکڑوں لیڈر ہزاروں افراد بیسیوں اخبار یہی رٹ لگا رہے ہیں۔ کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں محض قومی خدمت سمجھ کر کر رہے ہیں۔

اگر میاں صاحب اپنی پلان میں کامیاب ہو جائیں۔ تو اس سے بڑھ کر خوشی کی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کی پلان یہ ہے کہ چند قربانی کرنے والے نوجوان شہروں اور دیہات میں عوام کو بیدار کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔ اگرچہ یہ تجویز بہت اچھی ہے۔ لیکن ہم اس سے سہل تر تجویز آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ میاں صاحب چند مخلص نوجوانوں کا ایک وفد تیار کریں۔ جو بے کار لیڈروں سے مل کر اور ان کو خدا اور رسول کا واسطہ دے کر یہ وعدہ لے کہ وہ قومی خدمت سے باز آجائیں گے۔ اور اگر وہ اس جذبہ کو دبا نہیں سکتے۔ تو کم از کم اس کی رو بدل دیں گے۔ ان لیڈروں میں سے بہت سے ایسے ہیں۔ جو تجارت یا زمینداری کر کے ملک وقوم کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اور جو زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ وہ حکومت کے مختلف محکموں خاص کر تعلیمی محکمہ میں کام کریں۔ تو زیادہ مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور ان میں سے جو علم دین کے ماہر بھی ہیں۔ وہ تبلیغ اسلام کے لئے غیر مسلم ممالک میں نکل جائیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں بھی دوسرے اسلامی ممالک کی طرح ایک طبقہ خاص میں سیاسی بیداری ضرورت سے زیادہ پیدا ہو چکی ہے۔ جو عوام کی غفلت کا ناجائز فائدہ اٹھانے سے بھی نہیں ہچکچاتا۔ اگر اس طبقہ کی دلچسپیاں سیاست کی بجائے دوسرے قومی کاموں کی طرف جھکا دی جائیں۔ تو بہت بڑا کام ہو سکتا ہے۔ اس طرح یقیناً ہمارے روزنامہ، ہفت روزہ اور سہ روزہ اخبارات کی روش بھی خود بخود بدل جائیگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کے مصلح ہیں!

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

(۱۲)

از ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کا ہمیشہ سے یہ قانون چلا آیا ہے کہ جب وہ کسی مصلح کے ذریعے دنیا میں اصلاح کے سامان کرتا ہے تو ایک طرف ملائکہ اپنی قوتیں اس صداقت کے پھیلانے پر صرف کرنا شروع کر دیتے ہیں اور دوسری طرف طاغوتی طاقتیں پورے زور سے صداقت کے مقابلے کے لئے برسرپیکار ہو جاتی ہیں۔ مگر آخر اس جنگ میں خدا کا مصلح غالب آتا ہے اور شیطان شکست کھاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے لئے بھی یہ پیشگوئی تھی کہ "شیطان شکست کھائے گا۔ اور روح القدس غالب آئے گا" (ایام الصلح صفحہ ۱۰۲) سو خدا کے وعدے کے موافق حق غالب آیا اور وہی "زمیندار" جس کے دل نے احمدیت کی ترقی سے ہیبت زدہ ہو کر اس کو مذکورہ بالا بیان لکھوانے پر مجبور کیا تھا۔ آخر اس کو نہایت استعجاب اور حیرت بلکہ حسرت سے کلیجہ تھام کر چاروناچار یہ اقرار کرنا پڑا کہ یہ آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کوئٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ (نہیں نہیں حقیقی فلسفہ اسلام ناقل) پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آئے ہیں۔ یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔"

(زمیندار ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

یہ ۱۹۳۳ء کا اظہار حقیقت ہے مگر خدا کے فضل سے اب کوئی بھی تو ملک ایسا نہیں رہا۔ جہاں اس درخت کی کھلدار شاخیں پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو اہل بصیرت کے لئے ثابت نہ کر رہی ہوں۔ کاش یہ لوگ سوچتے کہ ان کی ہر قسم کی مخالفانہ کوششوں کے باوجود ایک تن تنہا انسان کو خدا تعالیٰ نے نوازا۔ وہ یقیناً خدا کا ہی فرستادہ ہے تو شاید ان کو بھی ان برکات سے حصہ مل جاتا جو اس زمانہ کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں اور یہ حسرت کے ساتھ دم توڑنے کی بجائے خوشی سے جان جان آفریں کے سپرد کرتے۔

اس کے علاوہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الامراض تشاع والنفوس تضاع کہ ڈنگا رنگ کی بیماریاں پھیلیں گی اور لوگ بکثرت صنائع ہوں گے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہوئی ہیں کہ جن کا علاج معلوم کرنے سے قبل وہ دنیا کا کافی کام کر چکی ہیں۔ اسی قسم کے بہت سے نشانات ہیں جن کا ذکر اس جگہ مشکل ہے جو ثابت کر رہے ہیں کہ حضرت اقدس کو جو علم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور جو خبریں آپ کو دنیا کے متعلق دیں۔ انہوں نے وقت پر پیدا ہو کر روز روشن کی طرح آپ کی سچائی ثابت کر دی اور وہ دن دور نہیں جبکہ بادشاہ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے اور جبکہ سب دنیا کا ایک ہی خدا ایک ہی دین۔ ایک ہی مذہب۔ ایک ہی رسول اور ایک ہی قبلہ ہوگا۔

پانچویں علامت - دعوت مباہلہ

قرآن کریم نے مصلح ربانی کی ایک علامت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ جب لوگ دلائل اور براہین سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور ہر آن جھگڑے اور فساد کی صورت پیدا کر کے صداقت کے منور چہرہ کو غبار آلودہ کر کے لوگوں کو اس سے محروم رکھنے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہوں تو اس وقت مصلح ربانی اللہ تعالیٰ سے اذن پاکر مخالفین کو دعوت مباہلہ دیتا ہے تاکہ خدا تعالیٰ خود فیصلہ کر دے کہ حق کس کے جانب ہے مگر لوگ بالعموم اس معیار صداقت کی طرف نہیں آیا کرتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین (پ ۳ ع ۱۴) کہ اے ہمارے پیارے رسول۔ اگر یہ لوگ باوجود دلائل اور براہین پیش کئے جانے کے تجھ سے جھگڑے کی صورت پیدا کرنے جائیں۔ تو ان کو کہہ دو کہ آؤ پھر خدا سے فیصلہ کرانے کے لئے میدان میں چلیں۔ تم خود بھی آؤ اور اپنے ساتھ اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی لے آؤ وہاں جا کر مباہلہ کریں اور جھوٹے کے لئے لعنت اور عذاب الٰہی کا مطالبہ کریں۔

پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین۔ ولا یتمنونہ ابدا بما قدمت ایدیھم (سورہ جمعہ ع ۱) کہ اے یہودیو! اگر تم خیال کرتے ہو کہ تم ہی اللہ کے دوست اور حق پر قائم ہو تو آؤ موت کی دعا کرو۔ مگر ہم پہلے سے ہی کہہ دیتے ہیں کہ تم ہرگز ایسی دعا نہیں کرو گے۔ کیونکہ تم اپنی بداعمالیوں سے خوب آگاہ ہو۔

چنانچہ اس قرآنی معیار کی رو سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کے سچے ہادی اور برحق مصلح ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے اعلان فرمایا کہ:۔

یقیناً سمجھو کہ تم مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑ رہے ہو۔ کیا تم خوشبو اور بدبو میں فرق نہیں کر سکتے۔ کیا تم سچائی کی شوکت کو نہیں دیکھتے۔ بہتر تھا کہ تم خدا کے سامنے روتے اور ایک ترساں اور ہراساں دل کے ساتھ اس سے میری نسبت ہدایت طلب کرتے۔ اور پھر یقین کی پیروی نہیں کرتے نہ شک کی اور وہم کی۔ سو اب اٹھو اور مباہلہ کیلئے تیار ہو جاؤ۔ تم سن چکے ہو کہ میرا دعویٰ دو باتوں پر مبنی تھا۔ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ پر۔ دوسرے الہامات الٰہیہ پر۔ سو تم نے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کو قبول نہ کیا اور خدا کی کلام کو یوں ٹال دیا جیسا کہ کوئی تنکا اٹھا کر پھینک دے۔ اب میرے بنائے دعویٰ کا دوسرا شق باقی رہا۔ سو میں اس خدائے قادر غیور کی آپ کو قسم دیتا ہوں جس کی قسم کو کوئی ایماندار رد نہیں کر سکتا کہ اب اس دوسری بنا کی تصفیہ کے لئے مجھ سے مباہلہ کر لو۔" (انجام آتھم صفحہ ۶۵)

پھر حضور فرماتے ہیں کہ:۔

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہو اور اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو کہ آمین۔" (انجام آتھم صفحہ ۶۷)

ایک چونکا دینے والا اہم اعلان

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی صداقت اور دوسروں کے ناحق پر ہونیکا اس قدر یقین اور وثوق تھا کہ حضور نے ایک ایسا اہم اور فیصلہ کن اعلان فرمایا۔ جو ایک قلب سلیم رکھنے والے اور خوف الٰہی سے پر دل میں ایک لرزہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے آپ کی صداقت قبول کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آئیں۔ ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔ اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کروں گا۔ اور اگر میں مر گیا تو ایک خبیث کے مرنے سے دنیا میں ٹھنڈک اور آرام ہو جائے گا۔"

(انجام آتھم صفحہ ۶۷)

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس اعلان کو ہندوستان کے بڑے بڑے علماء۔ گدی نشین اور پیروں اور فقیروں کے پاس بھیجا اور ساتھ ہی سب کے نام حجاب کر فرمایا۔

"ان تمام حضرات کی خدمت میں یہ رسالہ پیکٹ کر کے بھیجا جاتا ہے۔ لیکن اگر اتفاقاً کسی صاحب کو نہ پہنچا ہو تو وہ اطلاع دیں تاکہ دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھیجا جائے۔"

(انجام آتھم صفحہ ۷۲)

حضرت اقدس علیہ السلام کا یہ باطل شکن اعلان کوئی معمولی اعلان نہ تھا۔ اس نے ہر قسم کے لوگوں کے دل کو ہلا دیا۔ اور دنیا پر دنیا کو جرأت نہ ہوئی کہ تاب مقابلہ لاتے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"مجھے افسوس سے یہ بھی لکھنا پڑا کہ آج تک ان ظالم مولویوں نے اس صاف اور سید ھے فیصلہ کی طرف رخ نہیں کیا۔ تا اگر میں ان کے خیال میں کاذب تھا تو احکم الحاکمین کے حکم سے اپنی سزا کو پہنچ جاتا۔"

(انجام آتھم صفحہ ۶۸)

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اعلان اور تمام علماء اور پیروں فقیروں کا آپ کے مقابلہ میں سکوت نہایت شان سے ثابت کر رہا ہے کہ آپ ہی اس زمانہ کے مصلح اور یزدانی مرسل ہیں۔ کوئی ہے پاک دل جو اس عظیم الشان نشان صداقت سے فائدہ اٹھائے؟ (باقی)

جلسہ سالانہ کے مختصر انتظامی کوائف

از مکرم میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم اے افسر جلسہ سالانہ

ذیل میں ربوہ کے پہلے جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کے مختصر انتظامی کوائف کی رپورٹ درج کی جاتی ہے۔ گو بعض وجوہ کی بنا پر یہ رپورٹ بہت تاخیر سے شائع ہو رہی ہے۔ مگر بہر حال اسکی اشاعت قارئین کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگی۔

ہزار ہزار حمد اور ثنا ہے۔ اس قادر و مقتدر خدا کے لئے جس نے انقلابات کے ایک ہولناک دور میں بھی ہمیں یہ توفیق عطا کی۔ کہ اپنے اولو العزم امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی سرکردگی میں اپنی گذشتہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس سال بھی اپنا سالانہ جلسہ اپنے نئے مرکز "ربوہ" میں منائیں یہ جلسہ جہاں کئی اور اہمیتوں کا حامل ہے۔ وہاں اسے سب بڑی اہمیت یہ حاصل ہے کہ یہ وہ پہلا سالانہ جلسہ ہے۔ جو ہجرت کے بعد جماعت کے نئے مرکز "ربوہ" میں منعقد ہوا۔

اس جلسہ کے انتظامی کوائف مختصراً احباب کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

افسر جلسہ سالانہ اس سال بھی جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات جناب قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی ناظر ضیافت کے سپرد تھے۔ اس کام میں انکا لمبا تجربہ خلوص اور انہماک بہت ہی مفید اور کارآمد تھا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے اور خاکسار آپ کے نائبین تھے دفتر کے انچارج محمد شفیع صاحب اشرف واقف زندگی تھے۔

نظامت سپلائی اس نظامت کے انچارج جناب قاضی محمد امین صاحب تھے۔ جلسہ کے انتظامات کے متعلق تمام اشیاء کی فراہمی کا انتظام اس نظامت کے سپرد تھا۔ سٹور بھی اسی نظامت کے سپرد تھا۔ جس کے انچارج عبدالوحید خاں صاحب تھے۔

نظامت جلسہ سالانہ مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام بدولت حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سپرد تھا۔ افسر جلسہ سالانہ کی ماتحتی میں آپ ناظم جلسہ تھے۔ آپ کے نائبین مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب و مکرم صوفی غلام محی صاحب۔ مکرم ماسٹر ابراہیم صاحب و مکرم ماسٹر ابراہیم صاحب ناصر اور مکرم چوہدری حبیب احمد صاحب سیال معاون ناظر ضیافت تھے۔ جس بے سروسامانی اور مشکلات میں حضرت شاہ صاحب نے اپنے نائبین کے ساتھ اس کام کو نبھایا ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اسکی جزائے خیر دے۔

مہمانوں کی خدمت کے لئے تیس کے قریب محکمے اس نظامت کی براہ راست نگرانی میں کام کر رہے تھے۔ مثلاً شعبہ روشنی و صفائی۔ جس کے انچارج مکرم چوہدری عبدالباری صاحب تھے۔ شعبہ صفائی جس کے انچارج مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے تھے۔ شعبہ استقبال جس کے انچارج مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب بی اے تھے۔ شعبہ مہمان نوازی جس کے انچارج مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب اور مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب بی اے بی ٹی تھے۔

لنگر خانہ لنگر خانہ کے منتظم مکرم صوفی غلام محمد صاحب نائب ناظم جلسہ تھے کھانا وغیرہ آپ کی نگرانی میں تیار ہوتا رہا۔ دن رات اکتالیس تنور گرم رہتے۔ اور ایک ایک وقت میں ساٹھ ساٹھ دیگیں سالن وغیرہ کی تیار ہوتی رہیں۔ معزز مہمانوں کی آمد لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہی تھی اور کام کرنے والوں کی تعداد کا ہر اندازہ ٹوٹتا چلا جاتا رہا تھا۔ اسلئے کارکنوں کی محدود تعداد پر ہی کام کا بوجھ پڑ رہا تھا۔ اس کوشش میں کہ تمام مہمانوں کو کھانا پہنچ جائے اسی محدود عملہ سے زیادہ سے زیادہ کام لینے کی کوشش کی جاتی تھی۔ جس کے نتیجہ میں بعض نانبائی اور باورچی بے ہوش ہو ہو جاتے تھے اور دوسرے عملہ کو بھی بعض اوقات بیس بیس گھنٹے کام کرنا پڑتا تھا۔

فرودگاہ مہمانوں کی رہائش کے لئے اس دفعہ ۵۰ نئی اور عارضی، ورکچی بیرکیں تعمیر کی گئی تھیں۔ تعمیرات کے شعبہ کے انچارج مکرم ملک محمد خورشید صاحب تھے۔ جنہوں نے اپنے نائبین چوہدری عبداللطیف صاحب اور راجہ محمد نواز صاحب کی امداد سے نہایت تنگ وقت میں اس کام کو سرانجام دیا۔ مستورات کی بیرکوں کے گردا گرد ایک اونچی دیوار کھینچ دی گئی تھی۔ جس سے پردہ کا پورا پورا اہتمام تھا۔ ان کے لئے دس بیرکیں مخصوص کی گئیں تھیں۔ لیکن مورخہ ۱۴ کی رات کو اتنی تعداد میں مستورات آگئیں۔ کہ وہ جگہ ان کے لئے قطعاً ناکافی ثابت ہوئی اور باہر کی دیوار توڑ کر قریب کی دو بیرکیں بھی مستورات کو دیدی گئیں۔ ان بیرکوں کے علاوہ احباب کی ایک معقول تعداد اپنے ساتھ چھولداریاں اور خیمے لائی ہوئی تھی۔ جن کے نصب کرنے کے لئے ایک مخصوص جگہ وقف کر دی گئی تھی۔ اور جس سے میدان ربوہ بھی میدان عرفات کی یاد دلا رہا تھا۔ افسوس کہ پرالی وغیرہ کا انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے نیچے بچھانے کے لئے کھجور کی بنی ہوئی چٹائیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔

آب رسانی: وادی غیر ذی زرع ربوہ میں ۱۵-۱۶-۱۷ ہزار نفوس کے لئے پانی کا مہیا کرنا ایک بڑا مشکل مرحلہ تھا۔ اس اجتماع میں صرف لنگر خانہ میں پانی کا روزانہ خرچ سات ہزار گیلن تھا۔ بہر حال خدا تعالےٰ کے فضل سے ان تمام مشکلات پر قابو پا لیا گیا۔ اس سلسلہ میں ربوہ میں ۲۲ نلکے لگوائے گئے اور ٹینکروں کے ذریعہ ربوہ سے باہر ۷ میل کے فاصلہ سے پانی کے منگوانے کا انتظام کر لیا گیا تھا۔ اس طرح تقریباً ۲۶ ہزار گیلن پانی روزانہ مہیا ہوتا رہا۔ اس سلسلہ میں ہم صوبہ کی گورنمنٹ کے ممنون ہیں جس نے ہم کو ٹینکر معہ ضروری سٹاف کے یہاں بھجوائے پانی کے سٹاک کے لئے چھوٹی چھوٹی آہنی ٹینکیوں کا انتظام تھا اور وہ مناسب جگہوں پر رکھی ہوئی تھیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اس شعبہ کے منتظم چوہدری عبدالباری صاحب بی اے نائب ناظر بیت المال تھے۔ جنہوں نے نہایت تندہی سے اس کام کو سرانجام دیا۔

مہمانوں کی تعداد جلسہ سالانہ سے دو دن پہلے ہی مسیح موعود علیہ السلام کے پروانوں کی آمد شروع ہو گئی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے توقع سے زیادہ تعداد جلسہ میں شامل ہوئی باوجودیکہ فصل کی کٹائی کا موسم تھا۔ پھر بھی دیہاتی جماعتوں کے احباب کثرت سے آئے۔

جلسہ میں نہ صرف پنجاب کے ہی احباب شامل ہوئے بلکہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے ہر صوبے کے دوست آئے۔ اسی طرح پاکستان کے علاوہ بہار کلکتہ اور حیدر آباد سے بھی دوست تشریف لائے اور اس طرح قادیان کا بچھڑا ہوا قافلہ تقریباً سب کا سب آکر شامل ہوا۔ اور بکھری ہوئی محفل کے دوستوں سے آ کر ملا۔ ۱۳ اپریل کی شام سے ۱۹ اپریل کی شام تک ۲۷۲۷ مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

لفاظات الموائد کان اکلی

فصرت الیوم مطعام الاهالی

جلسہ گاہ اس دفعہ مردانہ جلسہ کی کارروائی ۱۴۸ گز لمبے اور ۹۸ گز چوڑے شامیانے کے نیچے ہوتی رہی آلہ نشر الصوت کا انتظام تھا۔ مستورات کے لئے مردانہ جلسہ گاہ کے قریب ہی علیحدہ پردہ کے اندر جلسہ گاہ بنائی گئی تھی۔ اور لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی معقول تھا۔

بازار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ سے طعام کے انتظام کے علاوہ حسب سابق بازار بھی لگایا گیا۔ جس میں موسم کے لحاظ سے مہمانوں کی ضروریات مہیا کرنے کا انتظام رہا۔ لیکن متوقع مقدار سے بہت بڑھ کر مہمانوں کی آمد کی وجہ سے جیسے بعض اوقات لنگر کا انتظام بھی طعام مہیا کرنے سے بہت عاجز ہو گیا۔ ویسے ہی بعض اوقات بازار میں بھی اشیاء ضرورت ختم ہو جاتی رہیں۔

آمد و رفت حکومت کی طرف سے سٹیشن کا انتظام ہو گیا تھا اور مہمانوں کی سہولت کے لئے ایک سپیشل ٹرین کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ جس کے لئے ہم ممنون ہیں۔ گو وہ اصل وقت سے کئی گھنٹے تاخیر سے گئی۔ مہمانوں کی ایک معقول تعداد لاریوں کے ذریعہ بھی آئی اور گئی۔ ریلوے سٹیشن ربوہ پر سٹاف کی کمی کی وجہ سے پورے ٹکٹ نہیں فروخت کر سکے ورنہ ریلوے کی آمد میں معقول اضافہ ہو جاتا۔ اسی طرح یہ شکایت بھی رہی کہ بعض سٹیشنوں سے ربوہ کا ٹکٹ نہیں دیا گیا۔

طبی انتظام مہمانوں کی طبی امداد کے لئے حسب سابق نور ہسپتال ہی یہ خدمت بجا لاتا رہا جس کے انچارج مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب تھے گورنمنٹ نے بھی سول ہسپتال چنیوٹ کے انچارج کو ہدایت کی تھی کہ وہ بھی جلسہ کے موقع پر اپنے عملہ کو بھجوائے۔ خوشی کی بات ہے کہ اس قدر کثیر مجمع میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر طرح سے خیریت رہی۔

حفاظت اس دفعہ حفاظت کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سپرد تھا۔ خود صدر محترم بنفس نفیس اسکی نگرانی فرماتے رہے آپ کے نائب مرزا بشیر احمد بیگ صاحب تھے۔

انتظامات جلسہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی اور ذاتی انہماک

جس طرح پہلے گذارش کی گئی ہے کہ یہ جلسہ انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں ہو رہا تھا۔ اس کے انتظام کے لئے خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے غیر معمولی طور پر توجہ فرمائی۔ چنانچہ حضور لنگر خانہ میں تیاری و تقسیم طعام کی مشکلات کو حل کرنے اور دیگر ضروری اور فوری ہدایت کے لئے بعض اوقات خود تشریف لاتے رہے چنانچہ ایک موقعہ پر رات کے ایک بجے اور ایک دن ۱۲ بجے دوپہر حضور لنگر خانہ میں تشریف لائے اور اپنی مفید اور ضروری ہدایات سے مشکل کشائی فرمائی اس طرح ۱۴ تاریخ کو شام کی گاڑی پر حضور خود تشریف لے گئے اور چونکہ قلیوں اور مزدوروں کا کوئی انتظام نہیں تھا اور ڈر تھا کہ ہنگامہ میں کوئی سامان ضائع نہ ہو جائے، حضور مسلسل دو دو گھنٹے تک اسٹیشن پر موجود رہے اور پوری حفاظت کے ساتھ جب تک ہر ایک شخص کا سامان اسکی فرودگاہ تک والنٹیروں کے ذریعہ نہیں پہنچ گیا۔ حضور وہیں رہے اور اس طرح سب سے پہلے دن عملی طور پر کارکنوں کی تربیت فرمائی اور استقبال کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

کوارڈینیشن ایام جلسہ میں صدر انجمن احمدیہ کے مختلف محکمہ جات میں اشتراک عمل پیدا کرنے کا کام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کے سپرد تھا اور اس کام میں آپ بعض اوقات رات کے دو بجے تک مصروف رہے

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۱۶۷:- میں ملک عبد الخالق ولد ملک غلام نبی صاحب قوم ککے زئی سکونتی ڈسکہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ اور میری ماہوار آمد تقریباً پچاس روپیہ بذریعہ دوکانداری ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- عبد الخالق بقلم خود گواہ شد عبد العزیز واقف زندگی مدرسہ احمدیہ ڈسکہ گواہ شد:- چوہدری غلام احمد خان احمدی پٹواری بقلم خود

وصیت نمبر ۱۱۱۶۸:- میں چوہدری جمال الدین بٹ جمعدار ولد چوہدری شہاب الدین صاحب موصی ڈسکہ سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر آج بتاریخ ۹-۲-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ صرف تین مکان موضع بکیو والی ضلع گوردا سپور میں موجود تھے جو کہ جلا دیئے گئے۔ اس وقت موجودہ حالت میں تاجر پیشہ آدمی ہوں ڈسکہ میں پرچون کی دوکان ہے۔ ماہوار آمد اوسطاً ۴۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن کرتا ہوں جو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- جمعدار جمال الدین بقلم خود۔ گواہ شد نشان انگوٹھا۔ محمد اسمٰعیل مہاجر حال موسنی والہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:- ماسٹر عبد العزیز بقلم خود واقف زندگی تحریک جدید ڈسکہ۔

وصیت نمبر ۱۱۱۶۹:- میں دین محمد ولد احمد بخش صاحب قوم جٹ حال سکنہ موسنی والی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۲-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری حسب ذیل جائداد ہندوستان میں ہے۔ میرا مکان جس کی قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اور پانچ کنال زمین زرعی جس کی قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اور ایک ہزار روپیہ کی زمین میں نے رہن لی ہوئی تھی۔ اور کچھ زمین میرے ایک رشتہ دار کی طرف سے مجھے ملی تھی کہ موجودہ فسادات کی وجہ سے ادھر آنا پڑا اگر وہ بھی مجھے مل گئی۔ تو اس کے اور مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری جو جائداد بوقت وفات ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ انجمن مذکور میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا تصور کیا جائے گا۔ نیز میرا گذارہ اس وقت چھ کنال زمین زرعی جو کہ پاکستان میں مجھے ملی ہے۔ اس کی آمد پر ہے۔ اس کی آمد کی وصیت بحق صدر انجمن کرتا ہوں۔ العبد:- دین محمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل نشان انگوٹھا۔ گواہ شد نشان انگوٹھا عبد الغنی احمدی سابق گلانوالی۔

وصیت نمبر ۱۱۱۷۱:- میں فقیر محمد ولد محمد بخش صاحب عمر ۵۰ سال قوم کمہار سکونتی حال موسنی والی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴-۳-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرے پاس ۵۰۰ روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن مذکور کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ العبد:- فقیر محمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام رسول بھائی مبلغ ڈسکہ۔ گواہ شد:- بشیر احمد بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۱۱۷۳:- میں نسیم زحمت زوجہ صوفی عزیز احمد صاحب راجپوت عمر ۱۸ سال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۷-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے پاس مندرجہ ذیل زیور ہے۔ ایک گھڑی چوڑی وزنی ایک تولہ (۲) ایک نکلس ۲ بالیاں وزنی ۳ تولہ کل وزن زیور ۴ تولہ قیمتی ۴۰۰/- روپیہ ماہوار خرچ کے طور پر مبلغ دس عہ نقد میرے والد کی طرف سے ملتے ہیں۔ میری اپنی ماہوار آمد اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ ہر ماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اور اس کے بعد جو منقولہ یا غیر منقولہ جائداد پیدا ہوگی۔ اس کے بھی دفتر کو مطلع کروں گی۔ الامۃ:- نسیم زحمت بقلم خود۔ گواہ شد:- محمود احمد بقلم خود سیکرٹری مال حلقہ نیلہ گنبد۔ گواہ شد محبوب عالم بقلم خود موصی پریزیڈنٹ حلقہ نیلہ گنبد۔ دی راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور۔

وصیت نمبر ۱۱۱۷۵:- میں ساجدہ منیرہ زوجہ حبیب اللہ صاحب قوم سید عمر ۲۰ سال۔ حال وارد باغ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۹-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- بذریعہ جائداد زمین اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اس کے بعد میری جائداد ہوگی۔ اور نیز متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:- ساجدہ منیرہ۔ گواہ شد عبد الحمید صاحب آصف گواہ شد:- حبیب اللہ صاحب ۱-۹-۴۸

وصیت نمبر ۱۱۱۷۶:- میں پروفیسر محمد صفدر ولد چوہدری عبد الرشید صاحب راجپوت عمر ۲۶ سال تعلیم الاسلام کالج لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۴-۸-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد کوئی نہیں ہے۔ مجھے تحریک جدید کی طرف سے ۱۱۶/- روپیہ ماہوار الاؤنس ملتا ہے۔ اور میرا گذارہ اسی الاؤنس پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد بعد اس کے پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:- خاکسار محمد صفدر پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور۔ گواہ شد:- عطاء الرحمٰن قریشی بقلم خود کلرک نمبر آفس اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب۔ لاہور۔ گواہ شد: حبو الدار مددین بقلم خود Clerk Lahore P.E.M.E

وصیت نمبر ۱۱۱۷۷:- میں نور محمد ولد اللہ دتہ صاحب مرحوم قوم چھینبہ عمر ۴۱ سال محلہ مسجد فضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۸-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کا مالک نہیں ہوں۔ تجارت کرتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور آمد کی کمی و بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- نور محمد (نشان انگوٹھا) گواہ شد محمد طفیل موصی نمبر ۴۸۳۹ ۳۰-۷-۴۸ گواہ شد:- عبد القادر دہلوی موصی نمبر ۶۶۸۲ ہیڈ ماسٹر عبد الحمید قادیان ۳۰-۸-۴۸

وصیت نمبر ۱۱۱۸۰:- میں ملک ضیاء الحق ولد ملک بہاء الحق صاحب قوم اعوان عمر ۲۴ سال سکنہ دو المیال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۷-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کل جائیداد مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ کی ہے۔ جو چندرہ بیگھہ پر مشتمل ہے۔ ۲ مکان جن کی قیمت مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ نقدی کی صورت میں ۱۰۰۰/- کل مبلغ ۱۰۰۰۰/- دس ہزار روپیہ۔ اس وقت میری آمدنی مبلغ پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی کل جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور تمام جائداد منقولہ یا غیر منقولہ جو پیدا کروں۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت میں ادا کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت میں سے منہا کردیا جائیگا نیز میرے ترکہ پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔ العبد:- ضیاء الحق بقلم خود درویش قادیان۔ گواہ شد:- دلاور خان ولد راجہ غلام محمد بقلم خود۔ گواہ شد مرزا وسیم احمد دار المسیح قادیان

وصیت نمبر ۱۱۱۸۳:- میں ثریا خانم زوجہ پروفیسر محمد صفدر صاحب سکنہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۹-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر ایک ہزار روپیہ تھا۔ پانچصد معاف کرچکی ہوں باقی پانچصد بذمہ خاوند واجب الادا ہے زیور کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ گلوبند وزنی تین تولے سات ماشے قیمت اندازاً ۵۵۰/- Rs مجھے اپنے خاوند کی طرف سے دس روپیہ ماہانہ جیب خرچ ملتا ہے۔ میں مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ:- ثریا خانم زوجہ پروفیسر محمد صفدر صاحب ایم اے تعلیم الاسلام کالج لاہور گواہ شد:- پروفیسر محمد صفدر صاحب خاوند موصیہ گواہ شد:- حوالدار احمد دین بقلم خود لاہور چھاؤنی

وصیت نمبر ۱۱۱۸۴:- میں حوا بی بی بنت عبد العزیز خان صاحب قوم بلوچ عمر ۶۴ سال سکنہ اوچ شریف ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۸-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری تمام جائداد اراضی ۵ بیگہ قیمتی ۲۵۰/- زیورات مجموعی قیمت ۵۰/- بالیاں تار ۱۰۰/- روپیہ۔ میں اپنی تمام جائداد جس کی تفصیل دی گئی ہے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ حوا بی بی بیوہ حکیم محمد اکرم صاحب مرحوم گواہ شد:- حکیم محمد افضل ولد حکیم محمد اکرم مرحوم سیکرٹری انجمن احمدیہ گواہ شد:- عبد القادر ولد عبد العزیز خاں صاحب بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۱۱۸۶:- میں سلطان احمد پیرکوٹی واقف زندگی ولد میاں پیر محمد صاحب قوم مغل عمر ۲۵ سال سکنہ پیرکوٹ گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۹-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ ماہوار آمد مبلغ ۶۰/- روپیہ ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد:- سلطان احمد پیرکوٹی واقف زندگی حال زود نویس گواہ شد:- خاکسار اقبال احمد واقف زندگی۔ دفتر نظارت بیت المال ۷-۹-۴۸

وصیت نمبر ۱۱۱۸۸:- میں کرنل تقی الدین ولد ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین مرحوم سکونت قادیان حال ڈھاکہ بنگال بقائمی ہوش و حواس آج بتاریخ ۱۳-۸-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ تیس کنال زمین واقع قادیان جو میں نے ۴۵۰۰/- روپیہ میں خرید کی تھی۔ جس کی موجودہ قیمت کا مجھے اندازہ نہیں۔ میری مشترکہ جدی جائداد (زمین) واقع ضلع لاہور شہر لاہور کے چند میل کے فاصلہ پر۔ اس میں سے جو بھی میرا حصہ ہو اس کی مالیت کا مجھے کچھ اندازہ نہیں۔ مندرجہ بالا کے علاوہ جو بھی میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میری موت کے وقت میرے

قبضہ میں ہو۔ علاوہ اس کے میری جو آمدنی ماہوار ہوگی اس کے دسویں حصہ کی مالک انجمن ہوگی۔

العبد تقی الدین

نوٹ: میں مندرجہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

گواہ شد مظفر الدین چوہدری جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈھاکہ۔ گواہ شد: فضل الرشید ڈھاکہ

وصیت نمبر ۱۱۱۹۰ میں بشیر الدین احمد چوہدری ولد حکیم سراج الدین صاحب مرحوم صحابی عمر [illegible] سال سکونت شہرہ دستخط ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ دسمبر ۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع شہرہ دستخط تحصیل کھلوال ضلع گوجرانوالہ محلہ مکان برادر زین العابدین صاحب کل قیمت مبلغ ۱۵۰۰/- روپیہ حصص شاد ہو رہی ہور کس لمیٹڈ گوجرانوالہ گروہ رقم ۱۵۰/- یکصد پچاس روپیہ پچاس حصص پیپسی مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ قادیان (مقیم لاہور) گروہ قسط ۵۰/- روپیہ کل جائداد مبلغ ۱۷۰۰/- سو روپیہ ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ علاوہ اس جائداد کے میں محکمہ تعلیم ضلع شاہ پور میں ملازم ہوں۔ میری ماہوار آمدنی مبلغ ۹۶/- معہ الاؤنس ہے۔ اس کا بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد اور خزانہ انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا نام الفضل کے رسیدہ حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ پھر اس کے بعد جس قدر جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: بشیر الدین احمد تعلیم خود

گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر وصایا۔ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: شمس الدین پریزیڈنٹ

وصیت نمبر ۱۱۱۹۱ میں ہاجرہ بیگم زوجہ ضیاء الدین صاحب قوم [illegible] عمر ۳۰ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ رسمبر ۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد سنگر مشین سلائی والی قیمتی یکصد روپیہ ہیں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میں نے اپنے خاوند محترم سے اپنا مہر ۲۰۰/- دو صد روپیہ وصول کر لیا تھا۔ اس کا بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائیگا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت جس قدر میرا ترکہ ہوگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: ہاجرہ بیگم قلم خود

گواہ شد محمد شجاعت علی موصی انسپکٹر بیت المال گواہ شد: ضیاء الدین خاوند موصیہ گواہ شد: بشیر الدین احمد صاحب گواہ شد

جلسہ سالانہ کے مختصر انتظامی کوائف

(بقیہ صفحہ ۵)

اعتذار: اس جلسہ کے انتظامات بڑے تنگ وقت میں شروع کئے گئے۔ اور کام کرنے والے کارکنوں کی تعداد بھی ضرورت سے بہت ہی کم تھی۔ نئی جگہ ہونے کی وجہ سے بے سروسامانی بھی اور مزید یہ کہ وہ مکمل سہولتیں اور انتظامات کی آسانیاں جو ہمیں قادیان میں میسر تھیں اس جگہ مفقود دیکھیں۔ پھر مشتاق احمد جوق در جوق پروانہ وار جمع ہوئے اور توقع سے زیادہ آئے۔ اس لئے معزز مہمانوں کو قیام و طعام کی مشکلات پیش آئیں۔ اور بعض اوقات معزز مہمانوں کی خدمت میں رات کے دو دو بجے تک کھانا پیش نہیں ہو سکا بلکہ بعض دوست تو دو دو وقت خالی پیٹ رہے جس کے لئے ہم ان سے شرمسار ہیں۔ اور معذرت خواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تکلیفوں کا انہیں اجر دے۔ اور ہماری کوتاہیوں اور کمزوریوں کو معاف فرمائے اور ایسی توفیق بخشے کہ اگلے سال پھر جب یہ پروانے مرکز میں جمع ہوں تو انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔

شکریہ کارکنان: حسب معمول مندرجہ بالا انتظامات کے لئے جامعہ احمدیہ، مدرسہ احمدیہ، تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مرکزی دفاتر کے کارکنان کام کرتے رہے۔ درسگاہوں کے اساتذہ اور طلبہ نے حسب سابق نہایت تندہی سے خدمت میں حصہ لیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ نیز شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ بھیرہ۔ چوہدری نامدون الرشید صاحب حافظ آباد اور میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے جلسہ کے ایام میں ہر ممکن طریق پر ہماری مدد کی

درخواست ہائے دعا

میری اہلیہ کی طبیعت خراب ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے

(خاکسار ڈاکٹر ایم۔ ایس۔ احمدی)

۲۔ خاکسار کی لڑکی سعیدہ بیگم کو دو ماہ سے بخار آتا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں:۔

دعاگو: مرزا غلام نبی ریٹائرڈ محلہ پورن نگر مکان نمبر ۵۰ شہر سیالکوٹ۔

۳۔ بشیر احمد صاحب باجوہ مولوی فاضل ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول چکوال عرصہ ایک ماہ سے ہسپتال میں بیمار پڑے ہیں۔ مثانہ و جوڑوں کے درد کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ احباب دردِ دل سے ان کے لئے دعا فرمائیں۔ خواجہ نذیر احمد

فرنٹیر میچز لمیٹڈ (In liquidation)

نوٹس

بذریعہ نوٹس ہٰذا تمام تعلق رکھنے والوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مندرجہ عنوان کمپنی نے ایک خاص ریزولیوشن مورخہ ۵ رجون ۱۹۴۹ء کے ذریعہ قرار دیا ہے۔ کہ کمپنی کو برضامندی بند کر دیا جائے creditors voluntary liquidation اور اس کے لیکوڈیٹر ذیل کے دستخط کنندہ صاحب مقرر ہوئے ہیں

پشاور ۱۰ رجون ۱۹۴۹ء — اے حمید لیکوڈیٹر

فرنٹیر میچز لمیٹڈ (In liquidation)

نوٹس

مشتہر کیا جاتا ہے۔

(الف) کمپنی ہٰذا کے تمام حصہ داروں کا ایک اجلاس لیکوڈیٹر کے دفتر میں اتوار ۳ جولائی ۴۹ء کو آٹھ بجے صبح منعقد ہوگا۔ جس میں حسب دفعہ ۲۴۹ کمپنیز ایکٹ کمیٹی معائنہ مقرر کی جائے گی۔

(ب) مندرجہ بالا جگہ اور تاریخ کو ساڑھے نو بجے صبح کمپنی کے قرضداروں کا ایک اجلاس منعقد ہوگا جس میں قرضخواہوں کے مندرجہ بالا فیصلہ پر غور و خوض کیا جائے گا۔

(ج) تمام ان لوگوں کو جنہیں کمپنی کے خلاف کوئی دعویٰ ہو۔ بذریعہ اشتہار ہٰذا ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے دعوے صاحب دستخط کنندہ ذیل کو تاریخ مقررہ سے ایک ماہ کے اندر اندر پیش کر دیں۔ اور ان کے ہمراہ تمام دستاویزات کی مصدقہ نقول جن کے ساتھ بیان حلفی بھی شامل ہو پیش کریں۔ اگر کوئی دعویدار کوتاہی کرے گا۔ تو اسے اس حصہ اسلامی کی ادائیگی سے محروم کر دیا جائے گا۔ جو ان کے دعاوی منظور ہونے سے قبل تقسیم ہوں گے۔

(د) جس شخص کی حفاظت میں کمپنی کی کوئی جائداد یا جس میں کتابیں اور دستاویزات بھی شامل ہے، ہو اس کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس نوٹس تاریخ اشاعت سے دس دن کے اندر لیکوڈیٹر کو پیش کرے۔

اے حمید لیکوڈیٹر

(دفتر ۱۶ رجون ۴۹ء)

لاہور کے ہسپتالوں کیلئے امدادی کمیٹی کا قیام

لاہور ۲۰ جون کل مسٹر اشتاق احمد میئر کارپوریشن نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اخبار نویسوں کو بتایا کہ لاہور کے ہسپتالوں کی حالت کو بہتر بنانے کی غرض سے ایک امدادی کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو ۱۸ ممبران پر مشتمل ہے یہ کمیٹی اس امر پر غور کرے گی کہ ہسپتالوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے روپیہ کن وسائل سے فراہم کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ حاصل کردہ رقم کا بہترین مصرف کیا ہونا چاہیئے۔ تقریر کے دوران میں آپ نے ہسپتالوں کی ناگفتہ بہ حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا۔ ڈاکٹری جاننے والے سٹاف کی کمی تو ہے ہی اسکے علاوہ ادویات اور جراحی کے آلات بھی حسب ضرورت میسر نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ ہسپتالوں میں بعض مریض اشیاء اول کی قلت کی وجہ سے جان دیدیتے ہیں۔

چندہ فراہم کرنے کی سکیم پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ دلچسپ کشاغل یعنی سینما کبڈی اور ڈراموں وغیرہ کے علاوہ یوم امداد بھی منائے جائینگے۔ جن میں ہر خاص و عام سے چندہ جمع کیا جائے گا۔ نیز عوام میں تحریک کے لئے دوکانوں وغیرہ پر مسہر بکس رکھے جائینگے۔ اور ہر ممکن طریقے سے فنڈ حاصل کرکے جلد سے جلد ہسپتالوں کی حالت کو بہتر بنایا جائے گا۔ (سٹاف رپورٹر)

لاہور میں "یوم منڈل" کی تقریب

لاہور ۲۰ جون کل یہاں بھی اچھوت اقوام نے پاکستان کے وزیر قانون مسٹر جگندر ناتھ منڈل کے اعزاز میں "یوم منڈل" نہایت اہتمام سے منایا۔ پست اقوام کی تمام بستیوں میں مسٹر منڈل کی درازی عمر اور خیر و عافیت کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ شام کو شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن کی طرف سے دعوت چائے کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا گیا۔ جسمیں اچھوت زعماء کے علاوہ بہت سے معززین شہر نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر شیڈولڈ فیڈریشن کو بہت سے پیغامات تہنیت موصول ہوئے (سٹاف رپورٹر)

شہنشاہ ویٹ نام" کا خطاب عارضی ہے

پیرس ۲۰ جون۔ یہاں کی اطلاعات کے مطابق باؤڈی کا خطاب "شہنشاہ ویٹ نام" عارضی ہے بتوں سے اعلان کیا ہے کہ یہ خطاب انہوں نے ملک میں امن امان قائم کرنے کے لئے اختیار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویٹ نام کے عوام آزاد ہوں گے کہ جیسی حکومت وہ چاہیں اپنے لئے منتخب کرلیں۔

حکومت کے نزدیک ہائیڈرو الیکٹرک لیبر یونین کے مطالبات اصولی طور پر درست ہیں لیکن موجودہ حالات میں ہر مطالبہ کو پورا کرنا ممکن نہیں ہے

(الفضل کے اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۲۰ جون محکمہ بجلی (مغربی پنجاب پی۔ ڈبلیو۔ ڈی) کے چیف انجینیر مسٹر ایم حسن نے کل ایک ملاقات کے دوران میں ہائیڈرو الیکٹرک سنٹرل لیبر یونین کے مطالبات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ حکومت اکثر مطالبات کو اصولی طور پر تسلیم کرتی ہے لیکن چند در چند مجبوریوں کے باعث سردست بعض مطالبات کو پورا کرنا ممکن ہے مثال کے طور پر ایک مطالبہ یہ ہے کہ تمام ملازمین کو مفت بجلی مہیا کی جائے۔ لیکن موجودہ حالات میں جبکہ بجلی کی بہم رسانی کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ حکومت یہ مطالبہ پورا کرنے سے قاصر ہے۔ البتہ جب حکومت کی سکیموں پر عمل کے نتیجے میں وافر طور پر بجلی پیدا ہونے لگے گی تو پھر اس قسم کا مطالبہ پورا کیا جا سکیگا۔ مفت سپلائی کی اجازت سے بجلی کا استعمال بے حساب طریق پر بڑھ جاتا ہے۔ جسے موجودہ حالات میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ یاد رہے جنگ کے زمانے میں کفایت کے پیش نظر سابقہ حکومت بھی یہ مراعت واپس لینے پر مجبور ہو گئی تھی۔ اگر موجودہ حالات میں اس مراعت کو بحال نہیں کیا جا سکا تو حکومت یقیناً اس میں حق بجانب ہے۔ اس ضمن میں آپ نے بعض اور مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ان کو بھی من و عن تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر حسن نے کہا جن مطالبات کو فوری طور پر پورا کرنا ممکن ہے انہیں پورا کرنے کے لئے حکومت ہر وقت تیار ہے۔ اسی لئے محکمہ کے تین اعلے افسران پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ جو ملازمین کے نمائندگان سے بات چیت کرکے ان کی جائز شکایات کے متعلق جلد سے جلد رپورٹ کرے گی۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ اس کمیٹی کے تقرر کا یہ مطلب نہیں لینا چاہیئے۔ کہ محکمہ نے ہائیڈرو الیکٹرک لیبر یونین کو پھر تسلیم کر لیا ہے۔ جن وجوہات کی بناء پر یونین کو تسلیم کرنے سے انکار کیا گیا تھا۔ وہ اپنی جگہ قائم ہیں۔ حکومت نے جو کچھ منظور کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ محکمانہ طریق پر اسٹاف کے نمائندوں سے گفت و شنید کرکے ان کی بعض شکایات کا ازالہ کیا جائے۔ اسوقت جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس میں لیبر یونین کا کوئی دخل نہیں ہے۔

سمجھوتہ نہ کرنے کا سمجھوتہ ہو گیا ہے

پیرس ۲۰ جون۔ یہ ابھی تک نہیں کہا جا سکتا کہ جرمنی اور آسٹریا پر پیرس میں مغربی طاقتوں کی جو گفت و شنید روس کے ساتھ ہو رہی ہے وہ ناکام ہو گی۔

جرمنی پر سمجھوتے میں ابھی دو تصفیہ طلب مسائل رہ جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ روس امر کا قطعی طور پر اعلان کرے کہ مغربی طاقتوں کو برلن میں داخلے کی آزادانہ اجازت ہو گی اور دوسرا مجوزہ جرمن معاشی کونسل جو مشرق اور مغرب کے تجارتی فروغ میں امداد کا باعث ہو گی۔ پیرس کی مذاکرات میں "کامیابی" سے بھی اتنا ہی ہو گا۔ کہ چاروں طاقتیں شرمندگی سے بچنے کے لئے جرمنی کے تمام بڑے بڑے مسائل "پر سمجھوتہ نہ کرنے کا سمجھوتہ" کر لیں گی۔ اس سے یہ ہو گا کہ صورت حال البتہ زیادہ خراب نہ ہو گی۔

گذشتہ شب مغربی ڈپلومیٹ وزرا خارجہ کی کانفرنس کی حالت کے بارے میں یہ اندازہ لگا سکیں گے۔ کانفرنس کا خفیہ اجلاس اتوار کو پھر شروع ہو رہا ہے۔ (اسٹار)

ہم امید جتنی جلدی ممکن ہو سکے گا انتخابات ہوں گے۔ (اسٹار)

"پورے پاکستان" میں چنے کی فصل کا پہلا تخمینہ

کراچی ۲۰ جون سال ۴۹-۱۹۴۸ء کی بابت چنے کی فصل کا پہلا تخمینہ ۰۰۰ ۲۷۱ ۲۰ ایکڑ ہے جبکہ گذشتہ سال کا پہلا تخمینہ ۰۰۰ ۲۰۱ ۲۲ ایکڑ تھا۔ اس طرح ۱/۲ ۲۱ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے اس فصل کے رقبہ میں عام طریقہ سے پورے پاکستان میں اضافہ ہوا ہے۔ علاوہ مشرقی بنگال اور ریاست بہاولپور کے، کہ جہاں بالترتیب ۱۵ فیصدی اور ۱/۲ ۷ فیصدی کم ہو گیا ہے۔ اس فصل کے رقبہ میں یہ اضافہ اسلئے ہوا کہ تخم ریزی کے وقت موسمی حالات موافق تھے فصل کی حالت اچھی تھی۔

رمضان میں چینی دوگنی ملا کرے گی

لاہور ۲۰ جولائی۔ حکومت پاکستان کے حالیہ اعلان کے پیش نظر حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ رمضان المبارک کے دوران میں تمام اقوام کے لئے چینی کے راشن میں پچاس فی صدی اضافہ کیا جائے۔

کراچی ۲۰ جون۔ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۴۹ء سے حکومت پاکستان نے کانفرداسن کیانگ چین میں ایک قونصلخانہ کھول دیا ہے۔

دول اربعہ کی گفت و شنید ناکام ہو گئی

پیرس ۲۰ جون۔ اب جبکہ چار وزراء خارجہ کا آخری خفیہ اجلاس آج ہو رہا ہے اور آخری بڑی کانفرنس کے لئے کل دن معین کر دیا گیا ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ بھی ایجنڈے کے چار نکات میں سے تین پر یقیناً ناکامی ہوئی ہے۔ یہ تین نکات جرمنی کا اتحاد، برلن (جس میں کرنسی کا مسئلہ شامل ہے) اور جرمن معاہدہ امن ہیں۔

بہر کیف، اس امر کی ابھی تک امید ہے۔ کہ آسٹریا کے معاہدہ امن پر سمجھوتہ ہو جائے گا جس کے تحت یوگوسلاویہ کے دعوے کے خلاف آسٹریا کی سرحدیں برقرار رکھی جائیں گی اور اس کے پاس آسٹرین کمپنیوں میں روس کا سرمایہ اور وہ تمام جائداد جرمن قرضے، رہیں گے جو روسیوں نے لے لئے تھے۔ اسکے بدلے میں روس کو چھ سال کی مدت میں روپیہ کی صورت میں ادائیگی کی جائیگی اور روس کو تیل کی مخصوص ادائیگی اور ڈینیوب جہازرانی کمپنی کے قرضے کی ادائیگی بند کر دی جائے گی۔ اگر اس معاہدے کو اصولی طور پر مان لیا گیا۔ تو ستمبر تک اس کا متن تیار ہو گا۔ اور ممکن ہے اختلافات پیدا ہو جائیں۔ اسلئے اس وقت سمجھوتے سے صرف اطمینان ہو جائیگا۔ جہاں تک جرمنی کا تعلق ہے سوائے اسکے اور کسی بات کی توقع نہیں ہے کہ موجودہ صورت حال برقرار رہے گی۔ جو نیویارک کے سمجھوتے کے بعد ناکہ بندی ختم کر دی جائے۔ ایک منطقی امر ہے۔ جرمنی میں اب بھی دو سیاسی نظام زندگی بسر کرنے کے دو طریقے دو فلسفے اور دو کرنسیاں رہیں گی۔ (اسٹار)

افغانستان کا اظہار تشکر

کراچی ۲۰ جون ہز مجسٹی شاہ افغانستان نے ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل پاکستان کو حسب ذیل پیغام ارسال کیا ہے:۔ "افغانستان کی سالگرہ کی تقریب پر یور ایکسی لینسی نے صمیمانہ تہنیت اور خیر سگالی کا جو پیغام ارسال کیا ہے میں اسکا شکریہ ادا کرتا ہوں اور یور ایکسی لینسی کی شادمانی اور دوست ممالک کی ترقی کے لئے تہ دل سے دعا کرتا ہوں۔"

ابرازی کی دمشق واپسی

قاہرہ ۲۰ جون۔ مصر میں شامی وزیر محسن ابرازی قاہرہ سے دمشق روانہ ہو گئے۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق شامی وزیراعظم جنرل حسنی زعیم نے برازی کو شام و عراق کے تنازعہ پر مصر کے رویہ کی پوری اطلاعات دینے کے لئے بلایا ہے۔ (اسٹار)